ترجمہ قرآن مجید
کنز الایمان
تفسیر
نور العرفان
ترجمہ
امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
تفسیر
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
پیر بھائی کمپنی
38 ، اردو بازار لاہور

ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰ ۔ اردو بازار لاہور

مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ

کے ساتھ کشتی میں تھے ان کو نجات دی اور انہیں ہم نے نائب کیا اور جنہوں نے ہماری

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾

آیتیں جھٹلائیں ان کو ہم نے ڈبو دیا تو دیکھو ڈرائے ہوؤں کا انجام کیسا ہوا

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ

پھر اس کے بعد اور رسول ہم نے ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ ان کے

بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ

پاس روشن دلیلیں لائے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اس پر جسے پہلے جھٹلا

قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ

چکے تھے ہم یونہی مہر لگا دیتے ہیں سرکشوں کے دلوں پر پھر

بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی وَهٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ

ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے درباریوں

مَلَا۟ئِهٖ بِاٰیٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۷۵﴾

کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم لوگ تھے

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ

تو جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا بولے یہ تو ضرور کھلا جادو

مُّبِیْنٌ ﴿۷۶﴾ قَالَ مُوْسٰۤی اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ؕ

ہے موسیٰ نے کہا کیا حق کی نسبت ایسا کہتے ہو جب وہ تمہارے پاس آیا

اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا

کیا یہ جادو ہے اور جادوگر مراد کو نہیں پہنچتے بولے کیا تم ہمارے پاس

لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا

اس لئے آئے ہو کہ ہمیں اس سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا اور زمین میں

(بقیہ صفحہ ٣٤٤) نکاح حرام ہوا ٦۔ جن کی طرف آپ مبعوث ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ کفار کو اپنی قوم کہنا جائز ہے' اس لفظ سے ان کو اپنی طرف مائل کرنا ہے۔ خیال رہے کہ لفظ قوم' ہم پیشہ ہم وطن ہم زبان اور اپنی برادری سب پر بولا جاتا ہے ٧۔ نوح علیہ السلام کی قوم نے آپ کو قتل کی دھمکی دی تھی۔ اس کے جواب میں آپ نے یہ فرمایا۔ ورنہ وہ قوم آپ کو سخت سے سخت ایذا تو دیتی ہی تھی۔ ٨۔ لہٰذا میں تمہاری ایذار سانی کے سبب حق کی تبلیغ نہ چھوڑوں گا۔ معلوم ہوا کہ ایک استقامت ہزارہا کرامت سے افضل ہے۔ ٩۔ اس طرح کہ مجھے مٹانے کی تمام تدبیریں کر لو تا کہ بعد کو نہ پچھتاؤ کہ فلاں ایذا نہ پہنچائی' یا قتل کی فلاں تدبیر نہ کی ١٠۔ یہ ہیں لا خوف علیہم کے معنی کہ اکیلے ہیں مگر کسی کا خوف دل میں نہیں۔ اگر قادیانی نبی تو کیا ولی بھی ہوتا تو افغانستان تبلیغ کرنے ضرور جاتا' اور مخلوق کے خوف سے حج سے نہ رکتا۔ خیال رہے کہ خوف دو طرح کا ہے۔ ایک نفرت والا دوسرا اطاعت والا۔ جیسے سانپ سے خوف اور بادشاہ سے خوف' اللہ کے پیاروں کو پہلی قسم کا خوف تو مخلوق سے ہوتا ہے' جیسے موسیٰ علیہ السلام کا سانپ سے خوف' دوسری قسم کا خوف نہیں ہوتا ١١۔ جس کے فوت ہو جانے کا مجھے افسوس ہو۔ معلوم ہوا کہ بے غرض وعظ بہت اعلیٰ ہے ١٢۔ یہاں مسلمان لغوی معنی میں ہے یعنی اللہ کے مطیع' رب فرماتا ہے فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ اصطلاحی مسلمان نبی کے امتی کو کہا جاتا ہے خصوصاً" سید الانبیاء کی امت کو' اس معنی سے نبی کو مسلمان نہیں کہہ سکتے کہ وہ کسی کے امتی نہیں ہوتے جیسے اللہ تعالیٰ لغوی معنی سے مؤمن ہے مگر اصطلاحی معنی سے اسے مومن کہنا درست نہیں

١۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ ان مومنوں کو کشتی نے نہ بچایا بلکہ نوح علیہ السلام کی ہمراہی نے بچایا۔ کشتی تو اس ہمراہی کا ظرف تھی۔ خیال رہے کہ نبی کی ہمراہی عقائد ، اعمال میں ہونی ضروری ہے ٢۔ یعنی کشتی والوں کو کفار کی ہلاکت کے بعد زمین کا مالک بنایا اور ہلاک شدگان کا وارث قرار دیا' یا نوح علیہ السلام کو اپنا خلیفہ اور ان کے بعد مومنوں کو ان کا خلیفہ بنایا ٣۔ اس کے ظاہری معنی سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کی نگاہ گزشتہ اور آئندہ چیزیں ملاحظہ کر لیتی ہے کہ گزشتہ امتوں کا عذاب گزر چکا تھا مگر فرمایا گیا کہ دیکھو ، کہیں فرمایا کہ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ جس سے پتہ لگا کہ آپ نے قوم عاد کا عذاب دیکھا۔ اس طرح حضور نے معراج میں جنتی' دوزخی لوگوں کو ملاحظہ فرمایا' حالانکہ ان کا وہاں داخلہ قیامت کے بعد ہو گا۔ غرضیکہ نبی کی نظر موجود' معدوم' چھپی' غائب' چیزوں کو مشاہدہ فرما لیتی ہے۔ حضور نے ایک بار آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ یہ وہ وقت ہی ہے جب علم دین دنیا سے اٹھ جائے گا۔ حالانکہ یہ وقت قریب قیامت آئے گا۔ مگر فرمایا یہ' معلوم ہوا کہ دیکھ رہے ہیں ٤۔ نوح علیہ السلام کے زمانہ میں صرف مومن بچے تھے۔ کافر سب ہلاک ہو گئے تھے۔ مگر ان باقی ماندگان کی اولاد میں شیطانی اغوا سے کفر و شرک پھیل گیا۔ تو ان میں صالح و ہود و ابراہیم علیہم السلام اپنے اپنے وقتوں میں بھیجے گئے۔ خیال رہے کہ ابراہیم علیہ السلام ساتویں نبی ہیں۔ اس طرح کہ اولاً" حضرت آدم' پھر شیث' پھر ادریس' پھر نوح' پھر صالح' پھر ہود علیہم السلام تشریف لائے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام آپ کے بعد سارے پیغمبر آپ ہی کی اولاد ہیں اور ابراہیمی کہلائے ٥۔ یعنی شریعت کے احکام اور پیغمبروں کے ارشادات یعنی جب انہوں نے ایک پیغمبر کا انکار کیا تو پھر بعد میں اور رسولوں کا بھی انکار کرتے ہی رہے۔ کسی کو نہ مانا۔ ٦۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کا دل نبی کی محبت سے خالی ہو تو اس میں کوئی ہدایت اثر نہیں